Fikr-o-Nasar (Islamabad) 19:2 (1981)

اســـلام اور شاعـــری

ملک غلام حیدر

اسلام دین کامل ہے اس نے زندگی کے تمام گوشوں پر اسلامی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی ہے اور رہنمائی کی ہے۔ ظہور اسلام سے قبل اہل عرب شعر گوئی میں اوج کمال تک پہنچے ہوئے تھے ۔ ہر قبیلہ کسی نہ کسی شاعر پر نازاں تھا ۔ لیکن جہالت اور کفر و شرک کی وجہ سے شعراء کا کلام اکثر پست خیالات اور ناگفتنی باتوں پر مشتمل ہوتا تھا ۔ اسلام چونکہ سنجیدگی کا داعی ہے وہ اپنے متبعین کو لغویت سے اعراض کا حکم دیتا ہے اس لئے ایسے بیہودہ کلام کی بھی اس نے حوصلہ شکنی کی ۔ البتہ اخلاقی مضامین پر مشتمل کلام کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ حوصلہ افزائی کی ہے۔

جن اشعار میں کذب و افتراء سخریت و استہزاء ، عشق یا مدح و قدح کے مضامین ، کفر و شرک کی باتیں اور اخلاق رذیلہ کے تصورات پائے جائیں شریعت نے ایسے بیہودہ اشعار کی مذمت کی اور انہیں ناجائز قرار دیا ہے۔ قرآن پاک کی ان آیات میں اسی طرح کے شعر کہنے والے شاعروں کا ذکر ہے۔

و الشعراء یتبعهم الغاوون الم تر انهم فی کل واد یهیمون و انهم
یقولون مالا یفعلون

(الشعراء ۲۲۴ تا ۲۲۶)

ترجمہ : اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں ۔

مولانا شبیر احمد عثمانی ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں ۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

یعنی جو مضمون پکڑ لیا اسی کو بڑھاتے چلے گئے ، کسی کی تعریف کی تو آسمان پر چڑھا دیا ، مذمت کی تو ساری دنیا کے عیب اس میں جمع کر دیئے ، موجود کو معدوم اور معدوم کو موجود کرنا ان کے بائیں ھاتھ کا کھیل ہے ۔ غرض جھوٹ ، مبالغہ اور تخیل کے جس جنگل میں نکل گئے ، پھر مڑ کر نہیں دیکھا اسی لئے شعر کی نسبت مشہور ہے «اکذب او احسن او» (تفسیر عثمانی ص ۴۸۸)

قرآن کی طرح احادیث میں بھی بیہودہ اشعار اور ہرزہ گو شعراء کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ عرج کے مقام سے گذر رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا ۔ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو یا (فرمایا) روکو ۔ کیونکہ کسی شخص کے سینہ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہو (مسلم شریف) ۔

ایک حدیث میں ہے کہ شیطان جب زمین پر اتارا گیا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار آپ نے مجھے زمین پر اتارا ہے اور مجھے مردود بنایا ہے لہذا میرے لئے گھر بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا حمام ، ابلیس کہنے لگا میرے بیٹھنے کی جگہ بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا بازار اور رستے پر جمع ہونے کی جگہیں ۔ ابلیس نے کہا میرا کھانا بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا جس کھانے پر میرا ذکر نہ ہو ۔ ابلیس نے کہا میرے پینے کی چیز بنا ۔ رب تعالی نے فرمایا ہر نشے والی چیز ۔ ابلیس نے کہا میرا موذن بنا ۔ خدائے تعالی نے فرمایا مزامیر (آلات موسیقی) ۔ ابلیس نے کہا میرا قرآن بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا شعر ۔ ابلیس نے کہا میرے لئے کتاب بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا گودنے کے نشانات ۔ ابلیس نے کہا میری حدیث ۔ اللہ تعالی نے فرمایا جھوٹ ۔ ابلیس نے کہا میرے لئے رسول بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہانت ۔ ابلیس نے کہا میرے لئے جال بنا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا عورتیں ۔ (کنز العمال ج ۸) ۔

حضور سے شعر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ، حسنہ

حسن و قبیحہ قبیح ۔ اچھا شعر اچھا اور برا شعر برا ہے۔

اگر چہ فاروق اعظم سے بعض اچھے اشعار منقول ہیں تاہم آپ کا قول ہے کہ "شاعری ان لوگوں کا علم ہے جن کے پاس اس سے بہتر علم نہ ہو" (کتاب العمدہ) ۔ اسی لئے آپ بیہودہ قسم کی شاعری کو ناپسند فرماتے تھے اور اس پر سزا بھی دیتے تھے ۔ روایات میں ہے کہ حضرت عمر نے حطیئہ شاعر کو محض اسلئے قید کر دیا تھا کہ وہ اشعار میں بیہودہ باتیں کہا کرتا تھا ۔ لوگوں کی مدح اور ہجو میں ایسی ایسی باتیں کہہ جاتا تھا جو واقعۃً ان میں نہیں ہوتی تھیں۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت عمر نے اسے رہا کر دیا ۔ جب وہ جانے لگا تو حضرت عمر نے اسے پھر آواز دی ۔ وہ واپس آیا تو فرمانے لگے ۔ حطیئہ مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ تم پھر کسی قریشی نوجوان کے پاس بیٹھے ہوگے جس نے تمہارے بیٹھنے کے لئے گدا بچھا رکھا ہوگا اور وہ کہہ رہا ہوگا حطیئہ ! ہمیں کوئی گانا سناؤ ۔ اور تو پھر لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلنا شروع کر دے گا ۔ زید بن اسلم کا بیان ہے کہ ایک عرصہ کے بعد میں نے خود حطیئہ کو عبید اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا دیکھا جنہوں نے اس کے بیٹھنے کے لئے ایک گدا بچھا رکھا تھا ۔ عبید اللہ بن عمر اس سے کہہ رہے تھے ۔ حطیئہ ! ہمیں کوئی گانا تو سناؤ ۔ اور وہ انہیں گانا سنا رہا تھا ۔ میں نے حطیئہ سے کہا حطیئہ ! تمہیں حضرت عمر کی بات یاد نہیں رہی ۔ تو وہ کچھ گھبرا سا گیا اور کہنے لگا ۔ خدا حضرت عمر پر رحم فرمائے اگر وہ آج زندہ ہوتے تو ہم یہ کچھ نہ کر سکتے ۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے گورنر عدی بن نضلہ کو ان کے عہدے سے اس لئے برخاست کر دیا تھا کہ وہ فحش اشعار کہتے تھے ۔

خلفائے بنو امیہ اپنے دروازے شعراء کے لئے ہمیشہ کھلے رکھتے تھے ۔ کیونکہ یہی لوگ ان کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ان کا پروپیگنڈہ کر سکتے تھے۔ مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز کا رجحان خالص دینی تھا ۔ شعراء کو ان کے دروازے سے کبھی کچھ نہیں ملتا تھا ۔ عمر بن عبدالعزیز کے خلیفہ ہو جانے کے

بعد ایک روز نصیب شاعر نے باریابی چاہی ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا ارے اسود! تم کیا وہی شخص ہو جو اپنے غزلیہ اشعار سے عورتوں کو بدنام کرتے پھرتے ہو ۔ نصیب نے عرض کیا اے امیر المومنین ! میں نے اب یہ مشغلہ چھوڑ دیا ہے ۔ اور خدا سے عہد کیا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی کوئی بات نہ کہوں گا ۔ حاضرین دربار نے بھی اس کی شہادت دی کہ واقعی نصیب نے اب یہ باتیں بالکل چھوڑ دی ہیں ۔ تب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کو عطیہ مرحمت فرمایا ۔

مفردات راغب میں لکھا ہے کہ کسی حکیم نے کہا ہے میں نے کوئی متدین اور راست گو انسان ایسا نہیں دیکھا جو شعر گوئی میں ماہر ہو ۔

علامہ عینی اشعار کے اندر شعر کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

لا تحسبنّ الشعر فضلاً بارعاً
ما الشعر الا محنة و خبال
فالهجو قذف و الرثاء نياحة
و العتب ضغن و المديح سوال

شعر کو فضیلت اور خوبی کی بات نہ سمجھو ۔ شعر فتنہ و فساد کے سوا کچھ اور نہیں ۔ ہجو گوئی بہتان طرازی ہے ۔ مرثیہ گوئی نوحہ گری ہے ۔ ناراضگی کینہ پروری اور مدح سرائی دریوزہ گری ۔

دوسری قسم عمدہ اشعار کی ہے ۔ عمدہ اشعار سے مراد وہ اشعار ہیں جو توحید باری تعالی ، نعت رسول ، مدح صحابہ ، اخلاقی رجحانات اور قرآن و سنت کے مطالب پر مشتمل ہوں اور ہر قسم کی لغویت اور بیہودگی سے پاک ہوں ۔

ایسے اشعار شریعت میں جائز بلکہ قابل تحسین ہیں ۔ چنانچہ سورۃ الشعراء کی جو آیات اوپر بیان ہوئیں ان سے آگے استثناء ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ۔

الا الذين آمنوا و عملوا الصلحت وذكروا الله كثيراً وانتصروا من بعد ما ظلموا

ترجمہ : مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیئے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد غالب آئے ۔

اس کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں ۔
"مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی حمد کہے ، یا نیکی کی ترغیب دے ، یا کفر کی مذمت یا گناہ کی برائی کرے ، یا کافر اسلام کی هجو کریں یہ اس کا جواب دے ، یا کسی نے اس کو ایذا پہنچائی اس کا جواب بحد اعتدال دیا ، ایسا شعر عیب نہیں ۔ چنانچہ حضرت حسان بن ثابت وغیرہ ایسے ہی اشعار کہتے تھے ۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ان کافروں کو جواب دے اور روح القدس تیرے ساتھ ہے ۔
(حاشیہ تفسیر عثمانی)
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بیہودہ اشعار کہنے سے منع فرمایا وہاں عمدہ اور اخلاقی اشعار کی مدح و تحسین بھی فرمائی ۔
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا وہ لبید کا کلمہ ہے ۔
"الا کل شئیٍ ما خلا اللہ باطل" (سن لو اللہ کے سوا ہر شئی مٹنے والی ہے) (مشکوۃ)

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان من الشعر لحکمة (بلا شبہہ بعض شعر حکمت پر مبنی ہوتے ہیں) (بخاری) ۔

حضرت براء سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ قریظہ میں حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکین کی ہجو کر کیونکہ جبرئیل یقیناً تیرے ساتھ ہے (مشکوۃ) ۔

امیہ بن ابی صلت ایک بلند پایہ شاعر تھا ۔ ۶۳۰ ء میں فتح طائف سے کچھ قبل وفات پائی ۔ نیک اور خدا ترس آدمی تھا ۔ توحید کا قائل اور بت پرستی کا مخالف تھا ۔ اس کے اشعار میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کے مضامین ہیں ۔ حضرت عمرو بن ثرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول خدا ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس امیہ بن ابی

صلت کے کچھ شعر ہیں ؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تو سناؤ۔ تو میں نے آپ کو ایک شعر سنایا تو فرمایا اور سناؤ میں نے پھر آپ کو ایک شعر سنایا تو آپ نے فرمایا اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو شعر سنائے (مسلم شریف)۔

اہل عرب آنحضور کے دور میں شعر و شاعری میں عروج حاصل کر چکے تھے۔ باندیاں اور بچے بھی شعر گوئی کا فطری سلیقہ رکھتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ آنحضرت کو نبوت سے سرفراز فرمانے والے تھے۔ اور اس بات کے کافی امکانات تھے کہ اہل عرب آپ پر شاعر سے ترقی کرکرکے نبی بن بیٹھنے کی تہمت لگاتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی فطری صلاحیتوں کو شعر و شاعری کی طرف مائل ہونے سے محفوظ رکھا۔ اس کے باوجود اہل عرب نے آپ پر شاعر ہونے کی تہمت لگائی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے کہ انہوں نے کہا۔

بل افتراہ بل ھو شاعر (۲۱ ـ ۵)

ترجمہ : ,,بلکہ اس نے اس کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے نہیں بلکہ وہ شاعر ہے۔

اس کا جواب یہ دیا گیا۔

وما علمنٰہ الشعر و ما ینبغی لہ (یٰس ۷۰)

ترجمہ : اور ہم نے ان کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے۔

جس آیت میں آپ کو شاعر کہا گیا ہے اس کے بارے میں امام راغب کا کہنا ہے کہ بہت سے مفسرین نے یہ سمجھا ہے کہ انہوں نے آنحضرت پر شعر بمعنی منظوم اور مقفی کلام بنانے کی تہمت لگائی تھی حتی کہ وہ قرآن میں ہر اس آیت کی تاویل کرنے لگے جس میں وزن پایا جاتا ہے۔ جیسے ,, وجفان کالجواب و قدور راسیات،، وغیرہ لیکن بعض حقیقت شناس لوگوں نے کہا ہے کہ اس سے ان کا مقصد منظوم اور مقفی کلام بنانے کی تہمت لگانا نہیں تھا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ قرآن اسلوب شعری سے مبرا ہے اور اس حقیقت کو عجمی عوام بھی سمجھ سکتے ہیں۔ پھر فصحائے عرب کا کیا ذکر ہے۔ بلکہ وہ آپ پر (نعوذ

باللہ) جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے کیونکہ عربی زبان میں شعر بمعنی کذب اور شاعر بمعنی کاذب استعمال ہوتا ہے حتی کہ جھوٹے دلائل کو ادلۃ شعریہ کہا جاتا ہے۔ (مفردات)

امام راغب کی اس تقریر سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اصطلاحی شاعری کی طرح لغوی شاعری سے بھی بری تھے۔ یعنی آپ نہ اصطلاحاً شاعر تھے نہ لغۃً شاعر تھے۔ آپ خود تو شاعر نہیں تھے لیکن آپ نے اچھے اشعار سننا پسند فرمایا۔ چند اشعار ایسے بھی ملتے ھیں جو آپ نے بعض خاص مواقع پر پڑھے۔

حضرت جندب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی معرکے میں تھے کہ آپ کی انگلی سے خون بہنے لگا تو آپ نے شعر پڑھا۔

هل انتِ الا اصبع دميت
و فی سبيل الله ما لقيتِ

(مشکوۃ باب البیان و الشعر)

ترجمہ : تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہے اللہ کی راہ میں تیرا یہ حال ہوا ہے۔

حضرت برا سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ غزوۂ خندق کے موقع پر مٹی ڈھوتے تھے یہاں تک کہ آپ کا بطن گرد آلود ہو گیا۔ آپ یہ اشعار پڑھتے تھے۔

و الله لو لا الله ما اهتدينا
ولا تصدقنا ولا صلينا
فانزلن سكينة علينا
و ثبت الاقدام ان لاقينا
ان الاولى قد بغوا علينا
اذا ارادوا فتنه ابينا

ترجمہ : خدا کی قسم اگر خدا نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت نہ ملتی ، نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ خدایا تو ہم پر سکون قلب نازل کر۔ اگر ہمارا مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بے شک ان

لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ جب انہوں نے فتنے کا ارادہ کیا
ہم نے انکار کیا۔

آپ ابینا ابینا پر اپنی آواز بلند فرماتے تھے۔ (ایضاً)

حضرت انس سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار نے خندق کھودنا اور مٹی ڈھونا شروع کیا تو وہ کہتے تھے۔

نحن الذین با یعوا محمداً
علی الجهاد ما بقینا ابداً

ترجمہ : ہمیں ہیں جنہوں نے جہاد پر محمد سے بیعت کی اور یہ بیعت جب تک ہم دنیا میں ہیں ہمیشہ باقی رہے گی۔

نبی کریم ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے محبت بھرے الفاظ میں جواباً یوں فرمایا۔

اللهم لا عیش الا عیش الآخره
فاغفر الا نصار و المهاجره

(ایضاً)

ترجمہ : خدایا زندگی آخرت کی ہے۔ آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں۔ پس خدایا تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا کہ اہل عرب شعر گوئی میں درجہ کمال پر پہنچے ہوئے تھے اسی لئے ان کی عام گفتگو میں بھی ان باتوں کا ذکر ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے دریافت کیا گیا کہ جب تم لوگ اپنی مجلسوں میں تنہا بیٹھا کرتے تھے تو کیا باتیں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا ہم شعر خوانی کیا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں بیان کرتے تھے۔

صحابہ میں عبد اللہ بن عباس کی شخصیت فن تفسیر میں نمایاں تھی۔ تفسیر اور سیر کی کتابیں انکا جو تصور پیش کرتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں مختلف نواحی میں وسیع معلومات حاصل تھیں۔ شعر، انساب، ایام عرب پر ان کی نظر وسیع تھی۔ حضرت ابن عباس قرآن کی تشریح کے سلسلہ میں

شعر اور کلام عرب سے استشہاد میں ممتاز یثیت رکھتے تھے ۔ اسی لئے آپ نے شعر کو دیوان عرب کا نام دیا ہے ۔ فرماتے ھیں ،

الشعر دیوان العرب فاذا تعاجم علینا شئی من القرآن رجعنا الیه

ترجمہ : شعر عرب کا دیوان ہے ۔ جب قرآن پاک کا کوئی حصہ ہم پر مبہم ھو جائے ہم اسی کی طرف رجوع کریں گے ۔

حضرت حسان شاعر اسلام تھے ۔ مشرکین سے حضور اکرم ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے ۔ اور حضور حضرت حسان سے فرمایا کرتے تھے میری طرف سے جواب دے ۔ اے اللہ تو روح القدس سے اس کی مدد کر ۔

حضرت زید کا جب انتقال ھوا تو حضرت حسان نے ان کا مرثیہ کہا جس میں وہ کہتے ھیں ۔

فمن للقوا فی بعد حسان و ابنه
و من للمعانی بعد زید بن ثابت

ترجمہ : حسان اور اس کے بیٹے کے بعد شعر کون کہے گا اور زید بن ثابت کے بعد مسائل کا استنباط کون کرے گا ۔

حضرت ابو بکر ، حضرت عمر اور حضرت علی جیسے اکابر صحابہ سے بھی اشعار منقول ھیں ۔ تاریخ کی کتابوں سے معلوم تا ہے کہ حضرت ابو بکر کو شعر و سخن سے ذوق تھا اور زمانہ جاھلیت میں شعر کہتے تھے ۔ لیکن اسلام کے بعد شاعری ترک کر دی تھی ۔ ابن رشیق نے کتب 'لعمدہ میں آپ کے بعض اشعار نقل کئے ھیں ۔ (تاریخ اسلام شاہ معین الدین احمد ندوی صہ ۱۵۶)

حضرت علی کی طرف تو اشعار کا ایک پورا دیوان منسوب ہے ۔ مگر نازلی کا بیان ہے کہ حضرت علی کے متعلق صحت کے ساتھ اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ انہوں نے کبھی کوئی شعر کہا بجز دو شعروں کے ۔

★ ★ ★ ★ ★ ★